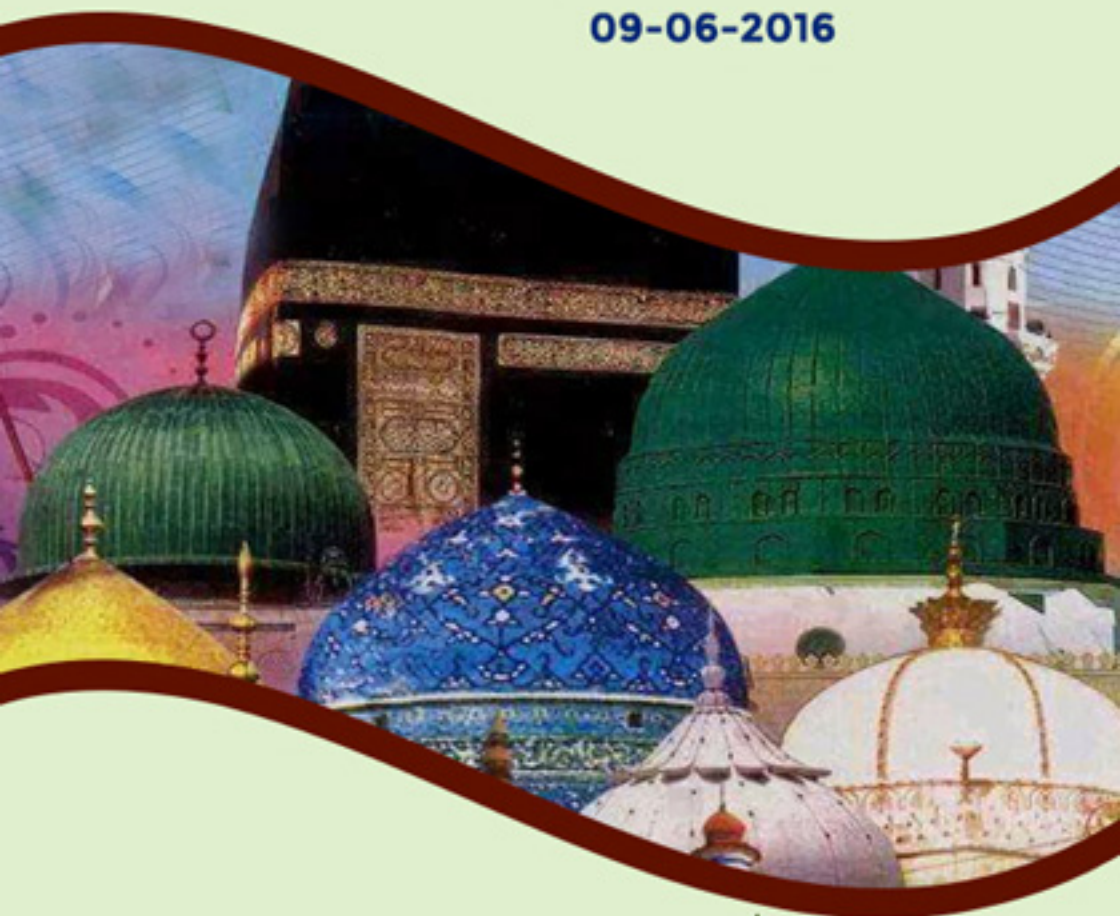


ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

# سنتوں بھرا بیان

09-06-2016



اللہ والوں کے روزے

(Urdu)

أَلْحَدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ ط  
 أَمَا بَعْدُ! فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ط بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط  
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعَلَى آلِكَ وَ أَصْحَابِكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ  
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَعَلَى آلِكَ وَ أَصْحَابِكَ يَا نُورَ اللَّهِ  
 نَوَيْتُ سُنَّتَ الْإِعْتِكَافِ (ترجمہ: میں نے سنتِ اِعتِكَافِ کی نیت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتِكَافِ کی نیت فرمایا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتِكَافِ کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

## دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ والا تبار، دو عالم کے مالک و مختار صَلَّ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رحمت نشان ہے: جو مجھ پر دُرود پڑھتا ہے، اُس کا دُرود مجھ تک پہنچ جاتا ہے، میں اُس کے لئے اِسْتِغْفَار کرتا ہوں اور اِس کے علاوہ اُس کے لئے دس (10) نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔<sup>(1)</sup>

گرچہ ہیں بے حد تُصَوِّر تم ہو عَفُوٌّ وَ عَفْوَرُ بخش دو جُرم و خطا تم پہ کروڑوں دُرود (حدائق بخشش، ص ۲۶۶)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّ اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَوَابِ کی خاطر بیانِ سُننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفَى صَلَّ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ”زَيْتَةُ الْمَوْنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهِ“ مُسْلِمَانِ کی نیت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔<sup>(2)</sup>

دو مَدَنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

۱... معجم اوسط، من اسمہ احمد، ۱/۴۶۶، رقم: ۱۶۴۲

۲... معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

(۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

## بیان سننے کی نیتیں

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علم دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضرورتاً سمٹ سرگ کر دوسرے کے لئے جگہ کشادہ کروں گا۔ ❀ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جھڑکنے اور اُلٹھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُدْکُرُوا اللّٰهَ، تُؤَبُّوْا اِلَی اللّٰهِ وغیرہ سن کر ثواب کمانے اور صدالگانے والوں کی دل جوئی کے لئے بلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مُصَافِحَہ اور اِنْفِرَادِی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو: اللہ عَزَّوَجَلَّ کالا کھ لاکھ شکر کہ اُس نے ہمیں زندگی میں ایک بار پھر رحمتوں، برکتوں سے مالا مال، عظیم الشان مہینے یعنی رمضان المبارک کی عظیم ساعتیں عطا فرمائیں، آج ماہ رمضان کا پہلا ہفتہ و اجتماع ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اس ماہ مبارک کا خوب خوب فیضان اُوٹنے کی توفیق عطا فرمائے، اے کاش! سارے روزے ظاہری و باطنی آداب کے ساتھ رکھنے میں ہم کامیاب ہو جائیں، خشوع و خضوع کے ساتھ فرض نمازیں، نوافل و نماز تراویح ادا کرنے میں کامیاب ہو جائیں، تلاوت قرآن کریم کا خوب جذبہ نصیب ہو جائے۔ امین۔ بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

## سُنُّوْا سِیْرَتِیْ

حضرت سیدنا صالح رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِہِ حضرت سیدنا خلید بن حسان رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِہِ سے روایت کرتے ہیں: حضرت سیدنا حسن بصری رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِہِ سخت گرمیوں میں بھی نفل روزے رکھتے۔ ایک دن

ہم افطاری کے وقت کھانے کے بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ جب آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَیْهِ نے ہمارے کھانے سے روزہ افطار کرنا چاہا تو کسی نے قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت کی:

إِنَّ لَدَيْنَا أَنْكَالًا وَجَحِيماً ۝۱۱ وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ ۝۱۲  
ترجمہ کنزالایمان: بے شک ہمارے پاس بھاری بیڑیاں ہیں  
وَعَدَابًا أَلِيماً ۝۱۳ (پ ۲۹، المزمّل: ۱۲-۱۳) اور بھڑکتی آگ اور گلے میں پھنستا کھانا اور دردناک عذاب۔

یہ آیت سنتے ہی آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَیْهِ نے اپنا ہاتھ کھانے سے روک لیا اور ایک لقمہ بھی نہ کھایا اور فرمایا: یہ کھانا یہاں سے ہٹا لو۔ دوسرے دن پھر آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَیْهِ نے روزہ رکھا۔ افطار کے وقت جب آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَیْهِ کے سامنے کھانا رکھا گیا تو آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَیْهِ کو پھر وہی آیت یاد آگئی۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَیْهِ نے ایک لقمہ بھی نہ کھایا اور فرمایا: یہ کھانا مجھ سے دُور لے جاؤ۔ اسی طرح تیسرے دن بھی آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَیْهِ نے بغیر کچھ کھائے اسی طرح روزہ رکھ لیا۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَیْهِ کے صاحبزادے نے جب آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَیْهِ کی یہ حالت دیکھی کہ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَیْهِ نے بغیر کھائے پئے تین (3) دن گزار دیئے ہیں تو وہ بہت پریشان ہوئے اور زمانے کے مشہور ولی حضرت سَیِّدُنَا ثَابِتُ بُنَانِي، حضرت سَیِّدُنَا یحییٰ اور دیگر اولیائے کرام رَحْمَةُ اللهِ السَّلَامُ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی: حضور! آپ جلد از جلد میرے والد کی مدد کو پہنچئے، انہوں نے مسلسل تین (3) دن صرف چند گھونٹ پانی پی کر روزہ رکھا ہے اور تین (3) دن سے کھانے کا ایک لقمہ تک نہیں کھایا۔ ہم جب بھی اُن کے سامنے سحری یا افطاری کیلئے کھانا پیش کرتے ہیں تو انہیں قرآن کریم کی یہ آیت مبارکہ یاد آجاتی ہے:

إِنَّ لَدَيْنَا أَنْكَالًا وَجَحِيماً ۝۱۱ وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ ۝۱۲  
ترجمہ کنزالایمان: بے شک ہمارے پاس بھاری بیڑیاں ہیں  
وَعَدَابًا أَلِيماً ۝۱۳ (پ ۲۹، المزمّل: ۱۲-۱۳) اور بھڑکتی آگ اور گلے میں پھنستا کھانا اور دردناک عذاب۔

اس آیت کے یاد آتے ہی وہ کھانا کھانے سے انکار فرمادیتے ہیں، خدا را! جلدی چلئے اور یہ معاملہ حل فرمائیے۔ یہ سُن کر تمام حضرات حضرت سَیِّدُنَا حَسَن بَصْرِي رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَیْهِ کے پاس آئے، جب

افطاری کا وقت ہوا تو پھر آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ كُوْهِی آیت یاد آگئی اور آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نے کھانا کھانے سے انکار کر دیا لیکن جب حضرت سَیِّدُنَا ثَابِت بُنَانِی، حضرت سَیِّدُنَا یَحْیٰی اور دیگر بزرگانِ دین رَحْمَتُهُمُ اللهُ السَّلَام نے مُسْتَسْلِل اِضْرَار کیا تو آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ بہ مشکل سَتُوْمَلَا پانی پینے پر راضی ہوئے اور اُن لوگوں کے اِضْرَار پر تیسرے دن سَتُوْمَلَا ہوا شربتِ پیما۔<sup>(۱)</sup>

مجھ کو بھوک و پیاس سہنے کی خُدا توفیق دے گم تری یادوں میں رہنے کی سدا توفیق دے  
(فیضانِ سُنّت، جلد اول، ص ۶۶۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

سُبْحٰنَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ! دیکھا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ والے عبادات کے معاملے میں کیسی زبردست مددنی سوچ والے اور روزوں کے کس قدر شدید ہو کر تھے کہ چاہے آب و ہوا طبیعت کے مُوَافِق ہو یا نہ ہو حتیٰ کہ کیسی ہی شدید گرمی ہوتی مگر اس کے باوجود یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ والے بھوک و پیاس کو ہنسی خوشی برداشت کر لیا کرتے تھے، اُن اُنْفُوسِ قَدْسِیہ پر ایک ہی دُھن سُوَار رہتی تھی کہ بس کسی طرح رِضائے الہی اور قُرْبِ خدائے نسیب ہو جائے جیسا کہ بیان کردہ حکایت سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت سَیِّدُنَا امام حسن بصری رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کو روزوں سے اِس قدر والہانہ لگاؤ تھا کہ سخت ترین گرمیوں میں بھی روزے رکھ لیا کرتے مگر بد قسمتی کے ساتھ آج ایک تعداد گرمی کا بہانا بنا کر روزوں سے راہ فرار اختیار کر رہی ہے، بلاشبہ اللہ والوں کو یقین تھا کہ محشر اور دوزخ کی گرمی دُنِیوی گرمی سے کئی گنا زائد ہے، جو خوش نصیب رِضائے الہی کی خاطر یہاں دُنِیوی گرمی کو سہہ کر روزے رکھنے میں کامیاب ہو جائے گا تو اِنْ شَاءَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ آخرت میں سکون پائے گا۔ لہذا گرمی کے دنوں میں رَمَضَانَ کے فرض روزے ہوں یا رَمَضَانَ کے علاوہ نفل روزے، ہمیں یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہئے کہ گرمی کی حرارت اور بھوک و پیاس کی شدت جس قدر زیادہ محسوس ہوگی صَبْر کرنے پر اِنْ شَاءَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ ثواب بھی اُسی قدر زائد

ملے گا جیسا کہ منقول ہے: **أَفْضَلُ الْعِبَادَاتِ أَحْمَدُهَا** افضل عبادت وہ ہے جس میں تکلیف زیادہ ہے۔<sup>(1)</sup>  
 امام شرف الدین نووی (ن۔ و۔ وی) رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيَّهِ فرماتے ہیں: عبادات میں مشقت اور خرچ زیادہ ہونے سے ثواب اور فضیلت زیادہ ہو جاتی ہے۔<sup>(2)</sup> نیز حضرت سیدنا ابراہیم بن اڈھم رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيَّهِ کا فرمانِ معظّم ہے: دُنْيَا مِیں جُونِیکِ عَمَلِ جِتْنَا دُشْوَارِ هُوَ گَا قِيَامَتِ كِے رُوزِ نِیکِیوں كِے پَلُڑے مِیں اُتِنَا هِیَ زِیَادَه وَزَنِ دَارِ هُوَ گَا۔<sup>(3)</sup>

عاصیوں کی مغفرت کا لیکر آیا ہے پیام  
 جھوم جاؤ مجرمو! رمضان مہِ عُفْرَانِ هِے  
 وسائلِ بَخْشِشِ مُرْتَمِّمِ، ص ۷۶

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ہمارا نفس چونکہ سہولت پسند ہے لہذا اسے ہر وقت عیش و راحت درکار ہے اور وہ عبادات کی محنت و مشقت سے گھبراتا اور جان چھڑاتا ہے مثلاً جب ایک مسلمان روزے رکھنے کی کوشش کرتا ہے تو نفس طرح طرح کے حیلے بہانوں سے مختلف عُذْر یاد دلا کر روزے رکھنے سے باز رکھنے کی کوشش کرتا ہے مثلاً ابھی تو شدید گرمی ہے، حالات سازگار نہیں، کام کاج کیسے ہوگا، طبیعت خراب ہو جائے گی، بعد میں رکھ لینا وغیرہ وغیرہ لہذا ہمیں چاہئے کہ ہم نفس کے دھوکے میں نہ آئیں، روزے چاہے سردی میں تشریف لائیں یا سخت ترین گرمیوں میں بلاوجہ شرعی فرض روزے ہرگز ترک نہ کریں بلکہ روزے رکھنے کے بدلے ملنے والے انعاماتِ خداوندی پر نظر رکھیں کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے اپنے پاکیزہ کلام میں روزہ رکھنے والوں اور والیوں کا نہ صرف ذکرِ خیر فرمایا ہے بلکہ انہیں بَخْشِش اور بڑے انعام کی

۱... تفسیر کبیر، پ ۲۹، المزل، تحت الآیة: ۱۰، ۶/۲۸۵

۲... شرح نووی، مذاہب العلماء فی تحلیل... الخ، الجزء ۸، ۲/۱۵۲

۳... تذکرۃ الاولیاء، باب یازدہم، ذکر ابراہیم بن ادھم، ص ۹۵



2. جس نے کسی دنِ رِضائےِ الہی کیلئے روزہ رکھا تو اُس کا خاتمہ بھی اسی پر ہو گا اور وہ داخلِ جنت ہو گا۔<sup>(1)</sup>
3. جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے ایک دن کا روزہ رکھتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے جہنم سے اتنا دُور کر دیتا ہے جتنا فاصلہ ایک کوٹا بچپن سے بوڑھا ہو کر مرنے تک مسلسل اڑتے ہوئے طے کر سکتا ہے۔<sup>(2)</sup>

مفسرِ شہیر، حکیمِ الامت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں:

کوٹے کی طبعی عمر ایک ہزار (1000) سال ہے اور یہ بہت تیز اڑتا ہے، یہاں دوزخ سے انتہائی دُوری بتانے کے لیے مثال کے طور پر ارشاد فرمایا کہ کوٹے کا بچہ اگر پیدا ہوتے ہی اڑنا شروع کر دے اور مرتے دم یعنی ایک ہزار (1000) سال تک برابر اڑتا رہے تو اندازہ لگا لو کہ اپنے گھونسلے سے کتنی دُور جاسکے گا، رَبِّ تَعَالَى اس روزے دار کو دوزخ سے اتنا دُور رکھے گا۔<sup>(3)</sup>

نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ کی توفیق عطا ہو اُمّتِ محبوب کو سدا یارب  
(وسائلِ بخشش مَرْتَم، ص ۸۸)

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ روزہ رکھنے کے کیسے کیسے عظیم الشان فضائل قرآن و حدیث میں بیان کئے گئے ہیں کہ روزہ داروں کیلئے نہ صرف بخشش و مغفرت اور عظیم اجر و ثواب ہے بلکہ اچھے خاتمے کی خوشخبری ہے، لہذا ہمیں بھی رِضائےِ الہی کے لئے روزے جیسی عظیم عبادت کا ذوق و شوق اپنے دل میں پیدا کرنا چاہئے بلکہ اس معاملے میں اللہ والوں کے نقشِ قدم پر چلنا چاہئے کہ وہ حضرات روزے کی وجہ سے بھوک و پیاس برداشت کرنے میں سردی گرمی کی کوئی پروا نہ کرتے بلکہ انتہائی سخت گرمی میں بھی روزہ رکھ لیا کرتے تھے آئیے اس ضمن میں ایک حکایت سنئے ہیں، اس کی برکت سے ہمارے اندر بھی اِنْ شَاءَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ روزہ رکھنے کا جذبہ بڑھے گا۔ چنانچہ

۱...۱ مسند احمد، حدیث حذیفہ بن الیمان، ۹۰/۹، حدیث: ۲۳۳۸۲

۲...۲ مسند احمد، مسند ابی ہریرہ، ۶۱۹/۳، حدیث: ۱۰۸۱۰

۳...۳ مرآة المناجیح، ۱۹۷/۳

## قیامت کی سخت پیاس سے نجات

حضرت سیدنا ابو موسیٰ اشعری رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ہم لوگ سمنڈری راستے سے جہاد کے لئے جا رہے تھے، ہماری کشتی سمنڈر کا سینہ چیرتی ہوئی جانبِ منزل بڑھی جا رہی تھی۔ اتنے میں ایک غیبی آواز نے سب کو حیران کر دیا، کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا: اے کشتی والو! رُکُو! میں تمہیں ایک اہم بات بتاتا ہوں۔ یہی آواز چھ، سات (6،7) بار سنائی دی تو میں کشتی کے چبوترے پر کھڑا ہو گیا اور کہا: تو کون ہے اور کہاں ہے؟ کیا تو جانتا ہے کہ ہم اس وقت کہاں ہیں؟ ہم بیچ سمنڈر میں کس طرح ٹھہر سکتے ہیں؟ ابھی میں نے اپنی بات مکمل کی ہی تھی کہ انوکھے مُبَدِّغ کی غیبی آواز گونجی: کیا میں تمہیں ایک ایسی بات کی خبر نہ دوں جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے ذمہ گرم پر لازم کر لیا ہے؟ میں نے کہا: کیوں نہیں! ہمیں ضرور ایسی چیز کے متعلق بتائیے۔ آواز آئی: سُنُو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے ذمہ گرم پر یہ بات لازم کر لی ہے کہ جو کوئی گرمیوں کے دنوں میں (روزے کی حالت میں) رضائے الہی عَزَّوَجَلَّ کے لئے اپنے آپ کو پیاسا رکھے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کی ہلاکت خیز گرمی میں اسے سیراب فرمائے گا۔ پھر حضرت سیدنا ابو موسیٰ اشعری رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ایسا معمول بنایا کہ ایسے شدید گرم دنوں میں بھی روزہ رکھتے، جن میں انسان گرمی کی شدت میں بُھن جاتا تھا۔<sup>(1)</sup>

دو جہاں کی نعمتیں ملتی ہیں روزہ دار کو  
جو نہیں رکھتا ہے روزہ وہ بڑا نادان ہے  
وسائلِ بخشش مُرْتَم، ص ۷۰۶

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ اپنی آخرت کی فکر کرتے ہوئے قیامت کی

شدید گرمی اور سخت پیاس کو یاد کریں اور بالخصوص رَمَضَانَ الْمُبَارَك کے فرض روزوں کے معاملے میں دُنیا کی معمولی سی گرمی کو خاطر میں نہ لائیں بلکہ جب تک سانسوں کی روانی برقرار ہے، نماز روزہ، صدقہ و خیرات اور خوب حُوب نیک انعام کے ذریعے آخرت کے طویل سفر کی تیاری میں مصروف رہیں۔

منقول ہے: **الدُّنْيَا مَزْدَعَةٌ الْآخِرَةِ** یعنی دُنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ لہذا جو دُنیا میں بوئیں گے وہی آخرت میں کاٹیں گے، **إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ** اگر آخرت کی گرمی اور ہولناکی کو پیش نظر رکھیں گے تو دُنیاوی گرمی میں روزے رکھنا کسی قدر آسان ہو جائے گا۔

نبی اکرم، **نُورِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ** نے حضرت **سَيِّدُنَا أَبُو ذَرٍّ غِفَارِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ** سے ارشاد فرمایا: اے ابو ذر! جب تم کسی (دُنیاوی) سفر کا ارادہ کرتے ہو تو اُس کے لئے تیاری ضرور کرتے ہو تو سفر آخرت (کی تیاری) کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ (یعنی دُنیاوی سفر کے مقابلے میں سفر آخرت کی تیاری کس قدر زیادہ ضروری ہے) اے ابو ذر! کیا میں تمہیں اُن چیزوں کے بارے میں نہ بتاؤں جو تمہیں اُس دن فائدہ پہنچائیں گی؟ عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان! ضرور بتائیے۔ ارشاد فرمایا: قیامت کے دن کے لئے سخت گرمی کے دن روزہ رکھو، قبر کی وحشت کیلئے رات کے اندھیرے میں دو (2) رکعتیں پڑھو، بڑے بڑے (پیش آنے والے) اُمور کیلئے حج کرو اور کسی مسکین کو کوئی چیز دے کر یا حق بات کہہ کر یا کسی بڑے کلمے سے خاموش رہ کر صدقہ کرو۔<sup>(1)</sup>

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** سنا آپ نے کہ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی **مُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ** نے اپنے پیارے صحابی حضرت **أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ** پر کیسے خوبصورت اور دلچسپ انداز میں انفرادی کوشش کرتے ہوئے اور اُنہیں سفر دُنیا کی مثال دیتے ہوئے سفر آخرت کے کیسے قیمتی مدنی پھول عطا فرمائے، اس حدیث پاک سے یہ پتا چلا کہ جس طرح دُنیاوی

سفر پر روانہ ہوتے ہوئے انسان سفر میں کام آنے والے ضروری سامان کو ساتھ رکھتا ہے اسی طرح آخرت کے سفر پر روانہ ہونے سے پہلے پہلے اس سفر میں کام آنے والے نیک اعمال کا ذخیرہ بھی لازمی کرنا چاہئے، سفر آخرت کی تیاری کے سلسلے میں اس حدیث پاک میں بیان کی گئی نصیحتیں اس قدر تاثیر کن ہیں کہ حضرت ابودرّی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے سُن کر اسی انداز میں دوسروں تک یہ نصیحتیں پہنچائیں چنانچہ

## طویل سفر کا زادِ راہ

حضرت سیدنا سفیان ثوری رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابودرّی غفاری رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے کعبے کے پاس کھڑے ہو کر پکارا: اے لوگو! میں جُنْدُب غفاری ہوں، ادھر آؤ اپنے خیر خواہ شفیق بھائی کے پاس، جب تمام لوگ اُن کے ارد گرد جمع ہو گئے تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اُن سے پوچھا: یہ بتاؤ کہ اگر تم میں سے کسی کا سفر کا ارادہ ہو تو کیا وہ اپنے ساتھ زادِ راہ نہ لے گا جو اُسے کام آئے اور منزل مقصود تک پہنچا دے؟ سب نے عرض کی: ہاں، کیوں نہیں، تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے (اُنہیں دُنیا کی حرص سے بچانے اور آخرت کی حرص کی ترغیب دلانے کے لئے نصیحت کرتے ہوئے) ارشاد فرمایا: یقیناً سفرِ آخرت اُس سفر سے کہیں زیادہ طویل ہے جس کا تم (یہاں) ارادہ کرتے ہو لہذا (اُس کے لئے) وہ چیزیں لے لینا، جو تمہیں فائدہ دیں۔ لوگوں نے پوچھا کہ وہ کیا چیزیں ہیں؟ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: عظیم مقاصد کے لئے حج کرو، قیامت کے طویل دن کے پیشِ نظر سخت گرمی میں روزہ رکھو، قبر کی وحشت سے بچنے کے لئے رات کی تاریکی میں نوافل پڑھو، (اُس) بڑے دن میں کھڑے ہونے کا خیال کرتے ہوئے اچھی بات کہو اور بُری بات سے باز رہو، قیامت کی دُشواری سے بچنے کی اُمید پر اپنے مال سے صدقہ ادا کرو۔<sup>(1)</sup>

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَي مُحَمَّد

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ اپنی آخرت کی بہتری کیلئے ان نصیحتوں پر عمل کرتے ہوئے قبر کی تاریکی سے حفاظت کیلئے رات میں کچھ نہ کچھ نوافل کی ادائیگی کا معمول بنائیں، حسب استطاعت صدقہ و خیرات کریں، ہمیشہ زبان کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے بڑی باتوں سے زبان کو روک رکھیں اور ضرورت پڑنے پر صرف اچھی باتیں ہی زبان سے نکالیں نیز قیامت کی تپتی ہوئی گرمی سے بچنے کیلئے دُنیا کی گرمی میں روزے رکھیں، ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَةُ اللهِ الْبَيْنِ فکرِ آخرت کی وجہ سے اس قدر کثرت سے روزے رکھا کرتے تھے کہ بعض حضرات تو مسلسل کئی کئی سال روزے رکھ کر گزار دیا کرتے تھے جیسا کہ ہمیشہ روزے رکھا کرتے**

حضرت سیدنا عثمانِ غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہمیشہ نفلی روزے رکھتے اور رات کے ابتدائی حصے میں آرام فرما کر بقیہ رات قیام (یعنی عبادت) کرتے تھے۔<sup>(1)</sup>

## روزوں کی کثرت سے رنگت پہلی پڑ گئی

حضرت سیدنا انسود بن یزید رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ عبادت و ریاضت میں خوب کوشش فرماتے۔ بہت زیادہ عبادت کرتے، بکثرت روزے رکھتے یہاں تک کہ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کا رنگ سبزی مائل اور پیلا پڑ گیا۔<sup>(2)</sup>

## مسلسل چالیس (40) سال تک روزے

حضرت سیدنا داؤد طائی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ مسلسل چالیس (40) سال تک روزے رکھتے رہے مگر آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کے اخلاص کا یہ عالم تھا کہ اپنے گھر والوں تک کو خبر نہ ہونے دی۔ کام پر جاتے ہوئے

1... مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب صلاة التطوع والامامة، من كان يامر بقيام الليل، 2/3، رقم: 6

2... عيون الحکایات حصہ اول، ص 51

دوپہر کا کھانا ساتھ لے لیتے اور راتے میں کسی کو دے دیتے، مغرب کے بعد گھر آکر کھانا کھالیا کرتے۔<sup>(1)</sup>

## 60 سال تک دن بھر روزہ اور رات بھر عبادت

حضرت سیدنا منصور بن مُعْتَمِر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نے 60 سال اس طرح گزارے کہ رات میں قیام

کیا کرتے اور دن میں روزہ رکھا کرتے۔<sup>(2)</sup>

## ایک دن چھوڑ کر ایک دن روزہ

حضرت سیدنا علامہ شیخ عباد الدین رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ جو کہ بہت بڑے فقیہ اور مُفتی تھے۔ نہایت

عبادت گزار اور پرہیزگار تھے، نفل روزوں اور نوافل کی کثرت کرتے تھے، ایک دن چھوڑ کر ایک

دن روزہ رکھتے تھے۔<sup>(3)</sup>

## روزوں کی کثرت سے کمر جھک گئی

حضرت سیدنا عیسیٰ بن زاذان ابُی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ بکثرت روزے رکھا کرتے جس کی وجہ سے

آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کی کمر جھک گئی اور آواز بند ہو گئی تھی۔<sup>(4)</sup>

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے بزرگانِ دین کو روزوں کا کس قدر شوق تھا**

کہ چالیس چالیس (40:40) سال، ساٹھ ساٹھ (60:60) سال بلکہ بعض تو ہمیشہ روزہ رکھا کرتے تھے اور

إِخْلَاص کا یہ عالم تھا کہ گھر والوں کو بھی نہ بتایا کرتے، لہذا ہمیں بھی چاہئے کہ رَمَضَانَ الْمُبَارَك کے فرض

روزوں کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ رَجَبِ الْمُبَرَّج، شَعْبَانَ الْمُعْظَم، شَشَّ عید، پیر اور جمعرات نیز ایامِ

بِیض (یعنی مدنی ماہ کی 15، 14، 13 تاریخ) وغیرہ کے نفل روزوں کا بھی خوب خوب اہتمام کیا کریں کہ نفل روزوں

1... معدنِ اخلاق حصہ اول، ص 182 بتغیر قلیل

2... 152 رحمت بھری حکایات، ص 87 بتغیر قلیل

3... 152 رحمت بھری حکایات، ص 260 لُحْضًا

4... 152 رحمت بھری حکایات، ص 242



اعْتِكَاف کی ترکیب فرمائیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ یہ اعْتِكَاف مسجد میں ہوتا ہے تو اس سے مساجد بھی آباد رہیں گی اور مسجد کے آداب کا خیال رکھنے اور ہر طرح کی بے ادبی سے بچنے کی صورت میں ہمارا مسجد گزارا ہوا ہر لمحہ بھی عبادت میں شمار ہوگا، مسجد سے محبت کرنے اور اس میں اپنا زیادہ سے زیادہ وقت گزارنے کی بڑی فضیلت ہے چنانچہ

حضرت سیدنا ابو سعید خدری رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ مسجد میں کثرت سے آمد و رفت رکھنے والا ہے تو اس کے ایمان کی گواہی دو کیونکہ اللہ خالق و مالک عَزَّوَجَلَّ کا ارشادِ پاک ہے:

إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسْجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَ تَرَجَمَهُ كَنزُ الْإِيمَانِ: اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں  
الْبَيَّوْرُ الْآخِرِ (پ ۱۰، التوبہ: ۱۸)

حضرت سیدنا ابو سعید خدری رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو مسجد سے محبت کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اپنا محبوب بنا لیتا ہے۔<sup>(۱)</sup>

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ!** آج کے اس پُر فتن دور میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی مسجد بھر و تحریک دعوتِ اسلامی سنتوں بھر اپا کیزہ ماحول مہیا کر رہی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر نجانے کتنے گناہ گاروں کو توبہ کی توفیق ملی اور اب وہ صلوة و سنت کے پابند ہو کر ایک با عمل و با کردار مسلمان کی حیثیت سے زندگی گزار رہے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ  
فی زمانہ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول نماز روزے کی پابندی اور مسجدوں کے ادب و احترام کا خیال رکھتے ہوئے ان کی آباد کاری کے سلسلے میں نہایت ہی اہم کردار ادا کر رہا ہے لہذا اگر ہم بھی اپنے دلوں میں مساجد

۱... ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی حرمة الصلوة، رقم: ۲۶۲۶، ۲۸۰/۲

۲... مجمع الزوائد، کتاب الصلوة، باب لزوم المساجد، رقم: ۲۰۳۱، ۱۳۵/۲

سے محبت اور انہیں آباد کرنے کی سعادت پانا چاہتے اور علمِ دین کی روشنی سے اپنے عقائد و اعمال کی درستگی چاہتے ہیں تو رَمَضَانُ الْمُبَارَك کی صورت میں ہمارے پاس یہ ایک بہترین موقع ہے کہ ہم دعوتِ اسلامی کے تحت مختلف مقامات پر ہونے والے اجتماعی اِعْتِكَاف کی سعادت حاصل کر لیں، کیا خبر آئندہ سال رَمَضَانُ الْمُبَارَك نصیب ہو یا نہ ہو، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں پورے ماہِ رَمَضَان کا اِعْتِكَاف مختلف شہروں اور ملکوں میں ہو رہا ہے لہذا تمام اسلامی بھائی اس میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائیں ورنہ کم از کم آخری عشرے کے اِعْتِكَاف کی تو ضرور بالضرور کوشش فرمائیں۔

آئیے! بطورِ ترغیب دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اِعْتِكَاف کرنے کی برکتوں سے مالا مال ایک مدنی بہار آپ کے سامنے بیان کرتا ہوں سُنئے، خُوشی سے جُھومئے اور اسی رَمَضَانُ الْمُبَارَك میں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اِعْتِكَاف کرنے کی نیت کر لیجئے۔ چُنانچہ

## کالوچاچا کی ایمان افروز اوقات

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 693 صفحات پر مشتمل کتاب ”فیضانِ رَمَضَان“ کے صفحہ 507 پر ہے: مدینۃ الاولیاء احمد آباد شریف (گجرات، الہند) کے کالوچاچا (عمر تقریباً 60 برس) رَمَضَانُ الْمُبَارَك (۱۴۲۵ھ، 2004ء) کے آخری عشرے میں شاہی مسجد (شاہ عالم، احمد آباد شریف) میں ہونے والے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے اجتماعی اِعْتِكَاف میں معتکف ہو گئے۔ یوں تو یہ پہلے ہی سے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ تھے مگر عاشقانِ رسول کے ساتھ اجتماعی اِعْتِكَاف میں شُبوبیت پہلی ہی بار نصیب ہوئی تھی۔ اِعْتِكَاف میں بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا اور ساتھ ہی ساتھ 72 مدنی انعامات میں سے پہلی صف میں نماز پڑھنے کی ترغیب والے دوسرے مدنی انعام کا خوب جذبہ ملا۔ چُنانچہ انہوں نے پہلی صف میں نماز پڑھنے کی عادت بنالی۔ 2 شَوَّالُ الْبُکْرَم یعنی عیدُ الفطر کے دوسرے روز 3 دن کے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سنتوں بھر اسفر کیا۔ مدنی قافلے سے واپسی کے بعد 11 شَوَّالُ الْبُکْرَم ۱۴۲۵ھ (2004ء) کو کسی کام سے بازار جانا ہوا، مصروفیت بھی تھی مگر تاخیر کی صورت میں

پہلی صف فوت ہو جانے کا خدشہ تھا لہذا سارا کام چھوڑ کر مسجد کا رخ کیا اور اذان سے قبل ہی مسجد میں پہنچ گئے، وضو کر کے جوں ہی کھڑے ہوئے کہ گر پڑے، کلمہ شریف اور دُرودِ پاک پڑھتے ہوئے اُن کی رُوحِ قَفَسِ عُثْرٰی سے پرواز کر گئی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ لَمَرْجِعُونَ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اِجْتِمَاعِي اِعْتِكَافِ كِي بَرَكَت سے مدنی انعامات کے دوسرے مدنی انعام پہلی صف میں نماز پڑھنے کے ملے ہوئے جذبے نے کالو چاچا کو اِتْتِقَالَ کے وقت بازار کی غفلت بھری فضاؤں سے اُٹھا کر مسجد کی رحمت بھری فضاؤں میں پہنچا دیا اور کیسی خوش نصیبی کہ آخری وقت کلمہ دُرود نصیب ہو گیا۔ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ! اور جس کو مرتے وقت کلمہ شریف نصیب ہو جائے اُس کا قبر و حشر میں بیڑا پار ہے چنانچہ مالکِ جَنّت، محبوبِ رَبِّ الْعَرْصَتِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جَنّتِ نشان ہے: جس کا آخری کلام لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ هُوَ، وہ داخلِ جَنّتِ ہو گا۔<sup>(1)</sup> مزید دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی بَرَكَتِ سَنے چنانچہ اِتْتِقَالَ کے چند روز بعد ان کے فرزند نے خواب میں دیکھا کہ مرحوم کالو چاچا سفید لباس میں ملبوس سر پر سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجائے مسکراتے ہوئے فرما رہے ہیں: بیٹا! دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں لگے رہو کہ اسی مدنی ماحول کی بَرَكَتِ سے مجھ پر کرم ہوا ہے۔ مَوْتِ فَضْلِ خُدا سے ہو ایمان پر مدنی ماحول میں کر لو تم اِعْتِكَافِ رَبِّ كِي رَحْمَتِ سے پاؤ گے جَنّتِ میں گھر مدنی ماحول میں کر لو تم اِعْتِكَافِ (وسائلِ بخشش، ص ۶۳۰)

## صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْبِ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

فرضِ روزے کتنی ہی سخت گرمی میں آئیں، بغیر شرعی مجبوری کے ہر گز ہر گز ایک روزہ بھی قضا نہ ہو، اگر ہم اپنے بزرگوں کے طرزِ عبادت کو پیشِ نظر رکھ کر تھوڑی سی ہمت کریں تو اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ گرمی کے روزوں میں دِقَّتِ کے بجائے لَذَّتِ محسوس کریں گے۔ بہت سے ایسے بھی اللہ والے گزرے ہیں جو سارا سال یا سال کے اکثر ایام روزہ رکھ کر گزارا کرتے تھے اور خاص طور پر گرمی کے روزوں میں

انہیں اس قدر لذت محسوس ہو کرتی تھی کہ موت کے وقت بھی اگر انہیں کسی چیز کا افسوس ہوتا تو صرف اس بات کا کہ مرنے کے بعد ہمیں گرمی کے روزوں کی سعادت اور لطف و سُور کیسے نصیب ہو گا۔  
دو جہاں کی نعمتیں ملتی ہیں روزہ دار کو  
جو نہیں رکھتا ہے روزہ وہ بڑا نادان ہے  
وسائلِ بخشش مَرَّم، ص ۷۶

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلٰی مُحَمَّد

**بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو!** آئیے عبادت کے شوق اور گرمی کے روزوں کے ذوق کے بارے میں اللہ والوں کے چند مزید واقعات سنتے ہیں تاکہ ہمارے دل میں بھی اس کا جذبہ پیدا ہو چُناچہ  
حضرت سیدنا معاذ بن جبل رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے وصال کا وقت جب قریب آیا تو آپ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے ڈرتا تھا اور آج تجھ سے اُمیدیں وابستہ کئے ہوئے ہوں۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو جانتا ہے کہ میں دُنیا اور اس میں طویل عرصہ رہنے کو نہریں جاری کرنے اور درخت لگانے کے لئے پسند نہیں کرتا تھا بلکہ میں لمبی عمر اس لئے محبوب رکھتا تھا تاکہ (روزہ رکھ کر) سخت گرمیوں میں پیاس کی شدت کو برداشت کروں، طویل راتوں میں (عبادت کر کے) مشقتیں جھیلتا رہوں اور علم دین کی محفلوں میں علماء کے سامنے دوزانوں بیٹھوں۔<sup>(1)</sup>

حضرت سیدنا یزید رَقَاشِي رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ اپنی موت کے وقت رونے لگے تو اُن سے عرض کی گئی: آپ کیوں روتے ہیں؟ تو ارشاد فرمایا: میں اس وجہ سے روتا ہوں کہ اب مجھے راتوں کے قیام، دن کے روزوں اور ذکر کی مجالس میں حاضری کا موقع نہ ملے گا۔<sup>(2)</sup>

حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا

۱... اجاء العلوم، ۵/ ۵۷۳

۲... حکایتیں اور نصیحتیں، ص ۱۳۲

عامر بن عبد قیس رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ اپنی وفات کے وقت رونے لگے۔ جب اُن سے رونے کا سبب پوچھا گیا تو ارشاد فرمایا: میں مَوْت کے ڈر یا دُنیا کی مَحَبَّت میں نہیں رو رہا ہوں بلکہ گرمیوں کے روزوں میں دوپہر کی پیاس اور سردیوں کی لمبی راتوں میں نفل نماز کی جدائی پر رو رہا ہوں۔<sup>(1)</sup>

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ اُن مُبارک ہستیوں کو شدید گرمی کے روزوں کی سخت پیاس اس قدر پسند تھی کہ اپنی مَوْت کے وقت اس بات پر آنسو بہا رہے ہیں کہ مَوْت کے بعد گرمی کے روزوں کی شدت پیاس کی لذت کیسے نصیب ہوگی، نماز و روزوں کی تو یہ حضرات اس قدر کثرت کیا کرتے تھے کہ گویا اس کے علاوہ انہیں اور کسی دُنیاوی چیز سے کوئی دلچسپی ہی نہ ہو جیسا کہ حضرت سیدنا مُصعب بن ثابت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ جو کہ بہت زیادہ متقی و عبادت گزار تھے۔ روزانہ ایک ہزار (1000) نوافل پڑھا کرتے اور ہمیشہ روزہ رکھتے۔<sup>(2)</sup>**

حضرت سیدنا ابراہیم بن اَدِّہم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں کہ ایک عبادت گزار شخص بیمار ہو گیا تو ہم اُس کی عبادت کے لئے اُس کے پاس گئے۔ وہ لمبی لمبی سانسیں لے کر افسوس کرنے لگا۔ میں نے اُس کو کہا: کس بات پر افسوس کر رہے ہو؟ تو اُس نے بتایا: اُس رات پر جو میں نے سو کر گزاری اور اُس دن پر جس دن میں نے روزہ نہ رکھا اور اُس گھڑی پر جس میں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر سے غافل رہا۔<sup>(3)</sup>

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا سوچئے کہ جنہیں اپنی زندگی میں نفل نمازوں یا نفل روزوں میں معمولی سی کوتاہی ہو جانے پر اپنی مَوْت کے وقت اس قدر افسوس ہوتا تھا اُن کے بارے میں فرض نمازوں یا فرض روزوں میں سُستی کا تو تصور بھی نہیں کیا جاسکتا، ذرا غور کیجئے!! کہ ہم میں اور اُن اللہ والوں میں کس قدر فرق ہے کہ ہمارے ہاں عموماً لوگوں کو مَوْت کے وقت دُنیا چھوٹ جانے کا غم کھائے جاتا ہے اور انہیں**

1... احیاء العلوم، 5/575

2... عیون الحکایات، حصہ دوم، ص 322 بتغیر قلیل

3... حکایتیں اور نصیحتیں، 133

عبادت سے محرومی کا غم زلائے جاتا ہے، ہمیں صرف دُنیاوی بہتری کی فکر ہے اور اُن نفوسِ فُدیہ کو قبر و حشر اور آخرت کی فکر دامن گیر ہے، ہمارے لئے دُنیاوی عیش و عشرت اور مال و دولت کے بغیر زندگی بے رنگ ہے اور اُن اللہ والوں کیلئے نمازوں، روزوں اور دیگر عبادات کے بغیر زندگی بے مزہ ہے۔ جیسا کہ حضرت سیدنا ابودرداء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرمایا کرتے کہ اگر 3 چیزیں نہ ہوتیں تو میں موت کو ترجیح دیتا۔ عرض کی گئی: وہ 3 چیزیں کون سی ہیں؟ ارشاد فرمایا: دن رات اپنے رَبِّ عَزَّوَجَلَّ کے حضور سجدے کرنا، سخت گرمی کے دنوں میں پیاسا رہنا (یعنی روزے رکھنا) اور ان لوگوں کے حلقوں میں بیٹھنا جو کلام کو عمدہ پھلوں کی طرح چختے ہیں۔<sup>(1)</sup>

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ، شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ ارشاد فرماتے ہیں: مجھے دُنیا میں 3 چیزیں پسند ہیں: (1) اَلصَّبْرُ بِالسَّيْفِ یعنی تلوار سے جہاد کرنا، (2) اَلصَّوْمُ بِالصَّيْفِ یعنی گرمی کے روزے رکھنا اور (3) اِكْرَامُ الصَّيْفِ یعنی مہمان کی مہمان نوازی کرنا۔<sup>(2)</sup>

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَي مُحَمَّد

آئیے روزوں کے کچھ مزید فضائل و انعامات سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

## گرمی کے روزے رکھنے کا انعام

حضرت فقیہ ابو اللیث سمرقندی رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں: قیامت کے دن لوگ قبروں سے بھوکے پیاسے اُٹھیں گے تو جس شخص نے گرمی کے دنوں میں نفلی روزے رکھے ہوں گے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے لئے جنت کے کھانے اور جنتی مشروبات بھیجے گا، اُس کا روزہ آئے گا اور حوض سے لوگوں کو ہٹاتے ہوئے جام بھر بھر کر اُسے خُوب سیراب کرے گا۔<sup>(3)</sup>

1... الزهد الكبير للبيهقي، الجزء الخامس، ص ۳۲۴، حدیث: ۸۷۰

2... روح البیان، پ ۲۰، النمل، تحت الآیة: ۶، ۶۲/۶۲۳

3... قرۃ العیون ومفرح القلب المحزون، الباب السادس فی عقوب النائحة، ص ۳۹۶، رقم: ۲۰۴

## قبر سے منگ کی خوشبو

حضرت سیدنا عبد اللہ بن غالب حدّانی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ كِي تَدْفِينِ كِي بَعْدُ اُنْ كِي قَبْرِ شَرِيفِ كِي مَثِي سِي كِي مُشْكِ كِي خُوشْبُو آتِي تَحِي۔ كَسِي نِي خُوابِ مِيں دِكِيهِ كِرِ كِرِ پُوجْهَا: مَاصُنْعَتٌ؟ لِيَعْنِي اُپْ كِي سَا تَحَا كِيَا مَعَا مَلِه فَرْمَا يَا كِيَا؟ كِهَا: اُچْهَا مَعَا مَلِه فَرْمَا يَا كِيَا۔ پُوجْهَا: اُپْ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ كُو كِهَا لِي جَا يَا كِيَا؟ كِهَا: جَنّتِ مِيں۔ پُوجْهَا: كُون سِي عَمَلِ كِي بَاعْثُ؟ فَرْمَا يَا: اِيْمَانِ كَامِلِ، تَهَجُّدِ اُو رِ كِرِ مِيُوں كِي رُو زُوں كِي سَبَب۔ پُورِ پُوجْهَا: اُپْ كِي قَبْرِ سِي مُشْكِ كِي خُوشْبُو كِيُوں اَرِ هِي هِي؟ تُو جَوَابِ دِيَا: يِي مِي رِي تِلَاوَتِ اُو رِ رُو زُوں كِي پِيَا سِ كِي خُوشْبُو هِي۔<sup>(1)</sup>

## روزے سے صحت ملتی ہے

امير المؤمنين حضرت مولائے کائنات، علی المرتضیٰ شیر خدا رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ سِي مَرُو يِ هِي كِي نَبِي اَكْرَم، نُو رِ مُجْتَمِعٌ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نِي اَرشَادِ فَرْمَا يَا: بِي شُكِّ اَللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ نِي بِنِي اَسْرَائِيلِ كِي اِيكِ نَبِي عَلَيْهِ السَّلَامِ كِي طَرَفِ وَحِي فَرْمَا يَا كِي اُپْ اِي نِي قَوْمِ كُو خَبَرِ دِي جِي كِي جُو بِي بِنْدِه مِي رِي رِضَا كِي لِي اِيكِ دِنِ كَا رُو زِه رَكْهْتَا هِي تُو مِيں اُسْ كِي جِسْمِ كُو صَحّتِ بِي عَطَا فَرْمَا تَا هُوں اُو رِ اَسِ كُو عَظِيمِ اَجْرِ بِي دُوں كَا۔<sup>(2)</sup>

شیخ طریقت، امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَةِ اِي نِي تَصْنِيفِ ”فِيضَانِ رَمَضَانَ“ كِي صَفْحِه نُمْبَرِ 105 پَرِ تَحْرِيرِ فَرْمَا تِي هِيں كِي اَلْمَلْفُوظِ حَصّه دُو مِ صَفْحِه 143 پَرِ اَعْلَى حَضْرَتِ، اِمَامِ اِهْلِسُنْتِ، اِمَامِ اَحْمَدِ رِضَا خَانَ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ اَرشَادِ فَرْمَا تِي هِيں: اِيكِ سَالِ رَمَضَانَ الْمُبَارَكِ سِي تَهُوْثِ اَعْرَصِه قَبْلِ الْوَالِدِ مَرْحُومِ حَضْرَتِ رَيْسِ الْبُتْكَلْبِيْنَ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا نَقِي عَلِي خَانَ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ خُوابِ مِيں تَشْرِيفِ لَائِي اُو رِ فَرْمَا يَا: بِيٹَا! آئِنْدِه رَمَضَانَ شَرِيفِ مِيں تَمِ سَخْتِ بِيَارِ هُو جَا وَا كِي، مَكِرِ خِيَالِ رَكْهْنَا كُو نِي رُو زِه قِضَا نِه هُو نِي پَائِي۔ چُنَا نَجِي وَالِدِ صَاحِبِ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ كِي فَرْمَانِ كِي

1... حلیة الاولیاء، مغیرة بن حبیب، ۶/۲۶۶، حدیث: ۸۵۵۳

2... شعب الایمان، باب فی الصیام، اخبار و حکایات فی الصیام، ۳/۴۱۱، حدیث: ۳۹۲۳

مطابق واقعی رَمَضَانَ الْمُبَارَك میں سخت بیمار ہو گیا۔ لیکن کوئی روزہ نہ چھوٹا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! روزوں ہی کی برکت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے صحت عطا فرمائی اور صحت کیوں نہ ملتی کہ سَيِّدُ الْمَحْبُوْبِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ کا ارشادِ پاک بھی تو ہے: صَوْمُوا تَصِحُّوا یعنی روزہ رکھو صحتیاب ہو جاؤ گے۔<sup>(1)</sup>

## کیا روزہ سے آدمی بیمار ہو جاتا ہے؟

سُبْحَانَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! منہ آپ نے کہ اسلام نے ہمیں صحت و تندرستی کی نعمت پانے اور ڈھیروں ڈھیروں ثواب حاصل کرنے کا کیسا زبردست مدنی نسخہ عطا فرمادیا کہ جو بندہ رضائے الہی کی خاطر صرف ایک روزہ رکھ لیتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے زبردست اجر و ثواب کے ساتھ ساتھ صحت و تندرستی کی نعمت سے بھی نوازتا ہے۔ غور تو فرمائیے کہ جب ایک روزہ رکھنے کی یہ جزا ہے تو جو خوش نصیب پورے ماہِ رَمَضَانَ الْمُبَارَك کے روزے رکھتے ہیں، ان کے ثواب اور انہیں بارگاہِ خداوندی سے ملنے والے انعامات کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔ مگر افسوس! بعض لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا ہے کہ ہم تو فلاں فلاں مہینے یا پورے رَمَضَانَ الْمُبَارَك کے باقاعدگی کے ساتھ روزے رکھتے ہیں مگر تندرست ہونے کے بجائے الٹا بیمار پڑ جاتے ہیں اور روزہ رکھ کر کسی کام کے نہیں رہتے، یوں محسوس ہونے لگتا ہے کہ جیسے جسم بے جان سا ہو گیا وغیرہ وغیرہ، تو یاد رکھئے! اس میں روزوں کا کوئی تصور نہیں ہوتا بلکہ قصور ہمارا اپنا ہی ہوتا ہے مثلاً بعض لوگ کھانے پینے کے معاملات میں حد سے تجاوز کرتے ہیں یوں اگر اپنے معدے پر اس کی طاقت سے زائد بوجھ ڈالنے کی کوشش کریں گے اور سحری و افطاری میں مُرَعْن، تیل میں ترہ تر اور چٹخارے دار کھانے، پراٹھے، برگر، کھلچے، پھینیاں، سیخ کباب و بوٹیاں، سموسے، رول، پکوڑے، ٹھنڈے مشروبات، باربی کیو، بریائیاں اور نہ جانے کیسی کیسی غذائیں اپنے معدے میں ٹھونس ٹھونس کر بھر لیں گے تو بے چارہ معدہ آخر کس کس چیز کو کس طرح ہضم کر سکے گا؟ نتیجتاً نظامِ انہضام (Digestive System) دَرَّہِم بَرَّہِم ہو جائے گا، معدہ بیمار پڑ جائیگا اور پھر سارے

جسم کو امراضِ فراہم کرنے لگے گا جیسا کہ

رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ حِکْمَتِ نِشَان ہے، معده بدن میں حَوْض کی مانند ہے اور (بدن کی) نالیاں (یعنی رگیں) معده کی طرف آنے والی ہیں اگر معده صحت مند ہو تو رگیں (معده میں سے) صحت لے کر پلٹی ہیں اور اگر معده خراب ہو تو رگیں بیماری لے کر واپس جاتی ہیں۔<sup>(۱)</sup>

لہذا روزے میں بھی اور روزے کے علاوہ بھی کھانے پینے کے معاملات میں حُوب احتیاط کرنی چاہئے نیز روزوں میں طاقت سے زائد محنت و مشقت والا کام کرنے سے بھی بچنا چاہئے، کیونکہ روزے کی حالت میں طاقت سے زائد محنت کی جائے تو اس سے بھی جسم پر بُرے اثرات مُرتَب ہوتے ہیں اور روزہ رکھنا یا رکھ کر اُسے پورا کرنا دُشوار ہو جاتا ہے۔ بد قسمتی سے مال و دولت کمانے کی حرص کی وجہ سے بعض نادان مسلمان ماہِ رَمَضَان کی آمد ہوتے ہی عبادات کی کثرت کے بجائے دَھن دولت کی خاطر روزے میں بھی طاقت سے زائد محنت و مَشَقَّت والا کام کرتے ہیں جس سے ان کے بدن میں کمزوری بڑھ جاتی ہے، نتیجتاً روزے رکھنے سے قاصر ہو جاتے ہیں اور رکھتے بھی ہیں تو بسا اوقات توڑ ڈالتے ہیں حالانکہ رَمَضَانُ الْمُبَارَک کے دنوں میں ایسا کام کرنے کی شرعاً اجازت ہی نہیں کہ جس سے بدن میں کمزوری پیدا ہو جائے اور روزہ توڑ ڈالنے کا ظَنُّن غالب ہو جیسا کہ

صَدْرُ الشَّرِیْعِ، بَدْرُ الظَّرِیْقَہِ حَضْرَتِ عَلامَہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالَى عَلَیْہِ فرماتے ہیں: رَمَضَانُ الْمُبَارَک کے دنوں میں ایسا کام کرنا جائز نہیں جس سے ایسا ضَعْف (یعنی کمزوری) آجائے کہ روزہ توڑنے کا ظَنُّن غالب ہو لہذا نا نَبَائی (یعنی روٹی پکانے والے) کو چاہئے کہ دوپہر تک روٹی پکائے پھر باقی دن میں آرام کرے۔ یہی تَحْمُ مَعْمَار و مز دُور اور دیگر مَشَقَّت کے کام کرنے والوں کا ہے۔ زیادہ ضَعْف (یعنی کمزوری) کا اندیشہ ہو تو کام میں کمی کر دیں تاکہ روزہ آدا کر سکیں۔<sup>(۲)</sup>

۱... شُعْبَةُ الْاِيْمَانِ، بَابُ فِي الْمَطَاعِمِ وَالْمَشَارِبِ، فَصْلُ فِي طَيِّبِ الْمَطْعَمِ وَالْمَلْبَسِ، ۶۶/۵، حَدِيثُ: ۵۷۹۶

۲... بہارِ شَرِیْعَتِ، حَصَّہٗ چَہْمِ، ۱/۹۹۸

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** یہ بات بھی ذہن نشین رکھیں کہ اگر واقعی کسی کو ایسا مرض لاحق ہو گیا ہے کہ جس میں روزے رکھنے سے بیماری میں شدت آنے کا ظن غالب ہے تو اس بارے میں فقہائے کرام رَحْمَهُمُ اللهُ السَّلَام نے قرآن و حدیث کی روشنی میں ایسے رہنما اصول بیان فرمائے ہیں، جن کی روشنی میں روزہ ترک کرنے کی اجازت ہے لہذا جو لوگ بیماری کی وجہ سے اپنے اندر روزے کی طاقت نہیں پاتے انہیں چاہئے کہ کسی سٹی صحیح العقیدہ عالم دین یا دارالافتاء اہلسنت سے اپنی حالت کے مطابق اس بارے میں رہنمائی ضرور حاصل کریں کہ شرعاً مجھے روزہ قضا کرنے کی اجازت ہے یا نہیں، صرف اپنے گمان اور خیال کے مطابق روزہ ہر گزہر گز ترک نہ کریں۔

## دارالافتاء اہلسنت

یاد رہے کہ دعوتِ اسلامی کے 103 سے زائد شعبہ جات میں سے ایک شعبہ دارالافتاء اہلسنت بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ پاکستان کے ان شہروں باب المدینہ (کراچی) میں 4، زم زم نگر (حیدرآباد باب الاسلام سندھ)، سردار آباد (فیصل آباد)، مرکز الاولیاء (لاہور)، راولپنڈی اور گلزارِ طیبہ (سرگودھا) میں دارالافتاء اہلسنت، پیارے آقا صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دکھیری اُمت کی شرعی رہنمائی میں مصروف عمل ہیں۔ اس کے علاوہ ”دارالافتاء اہلسنت“ کے اسلامی بھائی ٹیلی فون، واٹس ایپ (Whatsapp) اور انٹرنیٹ پر دُنیا بھر کے مسلمانوں کی طرف سے پوچھے جانے والے مسائل کا حل بتاتے ہیں۔ انٹرنیٹ کے ذریعے دُنیا بھر سے اس میل ایڈریس ([darulifta@dawateislami.net](mailto:darulifta@dawateislami.net)) پر سوالات پوچھے جاسکتے ہیں نیز دُنیا بھر سے شرعی رہنمائی حاصل کرنے کے لیے ان نمبرز پر رابطہ بھی کیا جاسکتا ہے۔ نمبر نوٹ فرمائیجئے۔

0300-0220112-----0300-0220113

0300-0220114-----0300-0220115

پاکستانی وقت کے مطابق صبح 10 بجے سے شام 4 بجے تک ان نمبرز پر رابطہ کیا جاسکتا ہے، بروز جمعہ تعطیل ہوتی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ہمیں سارے روزے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اَمِیْنِ بِجَاہِ

النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِخْتِمَام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند**

**سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعَادَت حاصل کرتا ہوں۔ شہنشاہِ نُبوّت، مُصْطَفٰی جَانِ رَحْمَتِ، صَلَّى اللهُ**

**تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جَنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبّت کی اور**

**جس نے مجھ سے مَحَبّت کی وہ جَنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔<sup>(1)</sup>**

سُنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں

نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلٰی مُحَمَّدٍ**

**ہاتھ ملانے کی سنّتیں اور آداب**

آئیے! شیخ طریقت، امیر اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ

بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے 101 مدنی پھول سے ہاتھ ملانے کی چند سنّتیں و آداب سنتے ہیں: پہلے دو فرامین

مُصْطَفٰی صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ملاحظہ ہوں: ﴿﴾ جب دو مسلمان ملاقات کرتے ہوئے مُصَافِحہ کرتے

ہیں اور ایک دوسرے سے خیریت دریافت کرتے ہیں تو اللہ عَزَّ وَجَلَّ ان کے درمیان سو (100) رحمتیں

نازل فرماتا ہے جن میں سے ننانوے (99) رحمتیں زیادہ پر تپاک طریقے سے ملنے والے اور اچھے طریقے

سے اپنے بھائی سے خیریت دریافت کرنے والے کے لئے ہوتی ہیں۔ ﴿﴾<sup>(2)</sup> جب دو دوست آپس میں

ملتے ہیں اور مُصَافِحہ کرتے ہیں اور نبی (صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ) پر رُوڈ پک پڑھتے ہیں تو ان دونوں

1...1 مشکاة الصایح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، 1/9، حدیث: 15

2...2 معجم اوسط، 5/380، رقم: 222

کے جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔<sup>(1)</sup>

❁ دو مسلمانوں کا بوقت ملاقات سلام کر کے دونوں ہاتھوں سے مُصافحہ کرنا یعنی دونوں ہاتھ ملانا سنت ہے۔ ❁ رخصت ہوتے وقت بھی سلام کیجئے اور ہاتھ بھی ملا سکتے ہیں۔ ❁ ہاتھ ملاتے وقت درود شریف پڑھ کر ہو سکے تو یہ دعا بھی پڑھ لیجئے: **يَعْفِرُ اللهُ لَنَا وَ لَكُمْ** (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری معفرت فرمائے۔) ❁ دو مسلمان ہاتھ ملانے کے دوران جو دعا مانگیں گے **إِنْ شَاءَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ** قبول ہوگی ہاتھ جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کی مغفرت ہو جائے گی۔<sup>(2)</sup> **إِنْ شَاءَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ**

❁ آپس میں ہاتھ ملانے سے دُشمنی دُور ہوتی ہے۔ ❁ جتنی بار ملاقات ہو ہر بار ہاتھ ملا سکتے ہیں۔ ❁ دونوں طرف سے ایک ایک ہاتھ ملانا سنت نہیں مصافحہ دو ہاتھ سے کرنا سنت ہے۔ ❁ بعض لوگ صرف انگلیاں ہی آپس میں نکلڑا دیتے ہیں یہ بھی سنت نہیں ❁ ہاتھ ملانے کے بعد خود اپنا ہی ہاتھ چوم لینا مکروہ ہے۔<sup>(3)</sup> ❁ ہاتھ ملانے کے بعد اپنی ہتھیلی چوم لینے والے اسلامی بھائی اپنی عادت نکالیں۔ ❁ اگر امر د (یعنی خُو بصورت لڑکے) سے ہاتھ ملانے میں شہوت آتی ہو تو اس سے ہاتھ ملانا جائز نہیں بلکہ اگر دیکھنے سے شہوت آتی ہو تو اب دیکھنا بھی گناہ ہے۔<sup>(4)</sup> ❁ مُصافحہ کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) وقت سنت یہ ہے کہ ہاتھ میں رومال وغیرہ حائل نہ ہو، دونوں ہتھیلیاں خالی ہوں اور ہتھیلی سے ہتھیلی ملنی چاہئے۔<sup>(5)</sup>

**صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْب!** **صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّد**

طرح طرح کی ہزاروں سُنْتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب ”بہار شریعت“ حصہ

1... شعب الایمان، ۶/۴۱، حدیث: ۸۹۴۴

2... مسند احمد، ۴/۲۸۶، حدیث: ۱۲۴۵۴

3... بہار شریعت، حصہ ۱۶، ۳/۴۷۲، بتغیر قلیل

4... دُرِّمُخْتار، ۲/۹۸

5... بہار شریعت، حصہ ۱۶، ۳/۴۷۱، ملخصاً

16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب ”سُنَّتیں اور آداب“ ہَدِیَّةً طَلَبَ سِجِّجَہ اور بغور اس کا مطالعہ فرمائیے۔ سنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھر اسفر بھی ہے۔

علم حاصل کرو، جہل زائل کرو پاؤ گے راحتیں، قافلے میں چلو  
سنّتیں سیکھئے، تین دن کے لیے ہر مہینے چلیں، قافلے میں چلو

## دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

### ﴿1﴾ شبِ جمعہ کا دُرود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِلِ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اس دُرود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کرے گا اور قبر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قبر میں اپنے رَحْمَت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔<sup>(1)</sup>

### ﴿2﴾ تمام گناہ مُعَاف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهِ وَسَلِّمْ

حضرت سَیِّدِنَا اَنَس رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس

کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔<sup>(1)</sup>

### ﴿3﴾ رَحْمَتِ كَسْرِ دَرْوَاذِ

صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

جو یہ دُرُودِ پَاک پڑھتا ہے اُس پر رَحْمَتِ كَسْرِ دَرْوَاذِ کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔<sup>(2)</sup>

### ﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُودِ شَرِيفِ كَا ثَوَابِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا نَعْلَمُ اللهُ صَلَاةً دَائِمَةً لِّدَوَامِ مُلْكِ اللهِ

حضرت اَحْمَد صَاوِي عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْهَادِي بَعْضُ بُزْرُغُوں سے نقل کرتے ہیں: اِس دُرُودِ شَرِيفِ كُو اِيك

بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُودِ شَرِيفِ پڑھنے كَا ثَوَابِ حَاصِلِ هُو تَا هِي۔<sup>(3)</sup>

### ﴿5﴾ قُرْبِ مُصْطَفٰى صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ

ايك دن ايک شخص آيا تو حُضُورِ اَنُورِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نِي اُسے اپنے اور صِدِّيقِ اَكْبَرِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى

عَنْهُ كِي دَرْمِيَانِ بَٹْھَا لِيَا۔ اِس سے صحابہ مَكْرَامِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ كُو تَعْجِبُ هُوَا كِي يِه كُونِ ذِي مَرْتَبَةٍ هِيءِ! جَب وَه

جَلَا گِيَا تو سر كَارِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نِي فَرْمَا يَا: يِه جَب مُجْه پَر دُرُودِ پَاك پڑھتا هِي تو يُوں پڑھتا هِي۔<sup>(4)</sup>

### ﴿6﴾ دُرُودِ شَفَاعَتِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَنْزِلْهُ الْبُقْعَةَ الْبُقْرَبِ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

شَافِعِ اُمِّمِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَا فَرْمَانِ مُعْتَظَمِ هِيءِ: جُو شَخْصِ يُوں دُرُودِ پَاك پڑھے، اُس كِي لِي

1... افضل الصلوات على سيد السادات، الصلاة الحادية عشرة، ص ٢٥

2... القول البديع، الباب الثاني، ص ٢٤٤

3... افضل الصلوات على سيد السادات، الصلاة الثانية والخمسون، ص ١٣٩

4... القول البديع، الباب الاول، ص ١٢٥

میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔<sup>(1)</sup>

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَکَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا هُوَ أَهْلُهُ

حضرت سیدنا ابن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستر (70) فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔<sup>(2)</sup>

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کر لی

فرمانِ مُنْظَفٍ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْرٍ

حاصل کر لی۔<sup>(3)</sup>

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

(خداے حلیم و کریم کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے۔)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

1... الترغيب والترهيب، كتاب الذكرو الدعاء، 2/329، حديث: 30.

2... مجمع الزوائد، كتاب الادعية، باب في كيفية الصلاة... الخ، 10/52، حديث: 1305.

3... تاريخ ابن عسكرا، 19/155، حديث: 2415.